ہندوستان میں جاسوسی ادب کا روشن مستقبل

ابن صفی مرحوم کی ادبی خدمات کے حوالے سے

ـــــ محمد عارف اقبال
ایڈیٹر، اردو بک ریویو، نئی دہلی

اُس کا اندازِ نظر اپنے زمانے سے جدا
اُس کے احوال سے محرم نہیں پیرانِ طریق

(علامہ اقبال)

ابن صفی (پ:26 اپریل 1928) کے مداحوں میں جہاں جملہ شعبۂ حیات کے افراد پائے جاتے ہیں وہیں روشن ضمیر ادیبوں، دانشوروں، شاعروں اور نقادوں کی ایک معتدبہ تعداد بھی ہمیشہ موجود رہی ہے۔ یہ الگ بات ہے کہ ادب پر تسلط اور اجارہ داری جن نقادوں کی رہی، انہوں نے ابن صفی کی ادبی خدمات کو اجاگر کرنے والی آوازوں کو دبانے کی ہر ممکن کوشش کی اور بظاہر بڑی حد تک ان کو کامیابی بھی ملی۔ تاریخ شاہد ہے کہ حق کی آواز چند لمحوں کے لیے دبی ہوئی محسوس تو ہوتی ہے لیکن اس کی دھیمی آنچ اچانک شعلۂ جوالا کی شکل اختیار کر لیتی ہے۔ ابن صفی کے ساتھ بھی کچھ ایسا ہی ہوا۔ خود غالب (م:15 فروری 1869) کی زندگی میں انہیں درخورِ اعتنا نہیں سمجھا گیا۔ غالب کو سمجھنے کی توفیق مولانا الطاف حسین حالی کو ملی۔ انہوں نے ''یادگارِ غالب'' (1897) تصنیف کی تو پھر غالب کی تفہیم و تحقیق کے لیے جوق در جوق ادیبوں اور اسکالرز کی لائن لگ گئی جس کا سلسلہ ہنوز جاری ہے۔ گویا غالب کے انتقال کے تقریباً 28 برس بعد غالب کی خدمات کو سمجھنے کی کوشش کا آغاز ہوا۔

یہ عجیب اتفاق ہے کہ ابن صفی (رخصت:26 جولائی 1980) کے انتقال کے تقریباً 28 برس کے بعد ہی ان کی ادبی خدمات کی طرف باضابطہ توجہ دی گئی۔ اس معاملے میں ابن صفی بڑے خوش نصیب تھے کہ وہ آفاقی نظریہ کے حامل جس پائے کے مصنف ہیں، ان کے شایانِ شان ان کی تحریروں کا استقبال کیا گیا۔ ان کے بارے میں معروف فکشن رائٹر اگاتھا کرسٹی کے درج ذیل الفاظ بڑے قیمتی ہیں:

" I don't know Urdu but have knowledge of detective novels in the subcontinent. There is only one original writer — Ibn-e Safi."

چنانچہ ٹھیک 28 سال کے بعد (2009 میں) ابن صفی کے ''عمران سیریز'' کے دو ابتدائی ناول ''خوفناک عمارت'' اور ''چٹانوں میں فائر'' کے انگریزی ترجمہ کی اشاعت کا آغاز یوکے کے ایک معروف ناشر، رینڈم ہاؤس پبلشرز انڈیا پرائیویٹ لمیٹڈ نے کیا اور اس کے ترجمے کا شرف ابن صفی کے ایک مداح اور معروف ادیب و مترجم بلال تنویر کو حاصل ہوا۔ انگریزی میں یہ ناول "The House of Fear" (خوفناک عمارت) اور "Shootout at the Rocks" (چٹانوں میں فائر) کے نام سے شائع ہوئے۔ یہ دونوں ناول اکتوبر، نومبر 1955 میں لکھے گئے تھے۔ گزشتہ برس 2009 میں ہی جاسوسی دنیا اور عمران سیریز کے ہندی ایڈیشن کی اشاعت بھی شروع ہوگئی۔ دونوں سیریز کی اشاعت ہارپر کالنس پبلشرز انڈیا اور انڈیا ٹوڈے گروپ کے جوائنٹ وینچر سے کی جارہی ہے۔ جاسوسی دنیا اور عمران سیریز کے مترجمین چودھری ضیا امام اور رحمٰن مصور ہیں۔ ابتدا میں جاسوسی دنیا سیریز کے آٹھ اور عمران سیریز کے سات ناولوں کی اشاعت کی گئی۔ دستی سائز اور ملٹی کلر و پرکشش سرورق کے ساتھ اس ہندی ترجمے میں بڑا رسیلا پن ہے۔ ایسا لگتا ہے کہ اردو زبان نے اپنا خط تبدیل کر دیا ہو۔ کہیں کہیں دیوناگری جذبات کا خیال رکھتے ہوئے ناول میں چند الفاظ کی مناسب تبدیلی کی گئی ہے۔ یہ بات بھی بے حد اہم ہے کہ ناول میں مصنف کے تخلیق کردہ تمام کرداروں کے نام مثلاً عمران، فریدی، حمید، قاسم وغیرہ میں کوئی تبدیلی نہیں کی گئی۔ ابن صفی کے تخلیق کردہ کردار من وعن برقرار رکھے گئے۔ البتہ ناولوں کے عنوان میں جزوی طور پر تبدیلی کی گئی ہے۔ دونوں سیریز کے ایڈیٹر محترم نیلابھ (پ:16 اگست 1945) ایک زمانے میں بی بی سی لندن (فارن براڈ کاسٹنگ) سے بحیثیت پروڈیوسر وابستہ رہے۔ چودھری ضیا امام (پ:28 مئی 1979) ہندی کے معروف صحافی اور ہفت روزہ ''بجھور ہوئی'' کے ایڈیٹر ہیں۔ رحمٰن مصور، جامعہ ملیہ اسلامیہ کے شعبہ ہندی میں اسسٹنٹ پروفیسر کے عہدے پر فائز ہیں۔ ہندی یا دیوناگری رسم الخط میں ابن صفی کے ناولوں کا یہ ''سیلاب'' یقینی طور سے ہندی زبان و ادب میں نہ صرف گرانقدر اضافہ ہے بلکہ ہندی میں لکھنے اور پڑھنے والوں کے لیے نعمتِ غیر مترقبہ سے کم نہیں۔ اس ہندی ایڈیشن کے ہر ناول میں ابن صفی کا مختصر تعارف بھی شائع کیا جاتا ہے۔ تعارف میں ابن صفی کی تاریخ پیدائش 26 جولائی 1928 ہے جبکہ اصل تاریخ 26 اپریل ہے۔ اسی طرح تعارف میں لکھا گیا ہے کہ 1960-63 کے درمیان ذہنی مرض کا شکار ہونے کے بعد جب وہ ٹھیک ہوئے تو ''ڈیڑھ متوالے'' نامی ناول سے اپنی دوسری کامیاب ''عمران سیریز'' شروع کی۔ حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ ابن صفی نے اکتوبر 1955 میں عمران سیریز کا پہلا ناول ''خوفناک عمارت'' شائع کیا تھا یعنی عمران سیریز کی اشاعت 1955 سے شروع ہوئی۔

ابن صفی کے حصے میں یہ اعزاز دراصل ان کے ''صبر جمیل'' کا انعام ہے۔ ان کے معاصرین ادبا اور نقادوں کے ترش رویے نے ان کو تا حیات

کرب میں مبتلا رکھا۔ اس کے باوجود کسی ردِعمل کے بغیر انتہائی صبر وشکر کے ساتھ وہ اپنے ادبی مشن میں منہمک رہے۔

جس زمانے میں نکہت پبلی کیشنز، الٰہ آباد کے مالک عباس حسینی مرحوم کے پاس جاسوسی دنیا اور عمران سیریز کے حقوق بلاشرکتِ غیرے محفوظ تھے، پورے ملک میں ابن صفی کے حوالے سے نکہت پبلی کیشنز کا طوطی بول رہا تھا۔ عباس حسینی کے شاید تصور میں بھی نہیں ہوگا کہ اردو میں ابن صفی کا ادبی خزانہ ان کے لیے مالی ہی نہیں بلکہ شہرت کے اعتبار سے اتنا عظیم ہوگا۔ ان کے دل میں اپنے دوست اور اردو دنیا کے عظیم مصنف ابن صفی کے لیے بلاشبہ بے پناہ محبت ہوگی۔ شاید اسی محبت کے جذبے سے انہوں نے ابن صفی کو ہندی دنیا سے روشناس کرانے کے بارے میں سوچا ہوگا۔ لہٰذا بعض ''بہی خواہوں'' کے مشورے سے عباس حسینی نے ''جاسوسی دنیا'' کا ہندی ایڈیشن بھی شروع کردیا۔ اس کے ''سمپادک'' کوئی پریم پرکاش ہوا کرتے تھے۔ ہندی ایڈیشن کی اشاعت سے ہندی دنیا کو یقیناً خوشی ہوئی ہوگی لیکن جب اردو کے قارئین نے ہندی ایڈیشن کا مطالعہ کیا ہوگا تو وہ سخت مایوسی سے دوچار ہوئے ہوں گے۔ ہندی ایڈیشن کی سب سے پہلی خرابی یہ تھی کہ اس میں اردو زبان کی شیرینی صفر ہوکر رہ گئی تھی۔ دوسری سب سے بڑی خرابی یہ تھی کہ دونوں سیریز کے ناولوں کے اہم مستقل کردار کے نام تبدیل کردیے گئے تھے۔ مثلاً کرنل فریدی کی جگہ ''کرنل ونود''، عمران کو ''راجیش'' اور کیپٹن فیاض کو ''کیپٹن ملکھان'' میں تبدیل کردیا گیا تھا۔ کرداروں کے نام کی تبدیلیاں عمران سیریز میں کچھ زیادہ ہی کی گئیں۔ ایکس ٹو کو ''پون''، عمران کے والد رحمان صاحب کو ''راکیش بہاری''، بہن ثریا کو ''نیتا''، جوزف کو ''میکف''، سلیمان کو ''بھولو''، ظفر الملک کو ''کمل کانت''، جولیا کو ''جولی'' وغیرہ۔ ہمیں نہیں معلوم کہ ابن صفی کو اس بات کا علم تھا یا نہیں یا اس کے بنگلہ یا گجراتی ایڈیشن کے ناشروں نے بھی ایسا ہی کیا تھا، تاہم اس حرکت کو علمی اور ادبی لحاظ سے دیانت کے منافی کہا جائے گا۔ ابن صفی کے شاہکار ناولوں کا حشر، ہندی ایڈیشن میں اس قدر تکلیف دہ ہے کہ یہاں اس کے بیان سے گریز ہی مناسب ہے۔ تاہم یہ کہنا نامناسب نہ ہوگا کہ ہندی ایڈیشن کے تمام ہی ناولوں (تقریباً 230 سے اوپر) میں مترجم پریم پرکاش نے ابن صفی کی ادبی شان اور اسلوب کی ریڑھ ماردی ہے۔ یہ ناول پریم پرکاش یا عباس حسینی کے تو ہوسکتے ہیں، ان میں ابن صفی کہیں نظر نہیں آتے۔ پتہ نہیں خود عباس حسینی مرحوم کو اس کا احساس بھی تھا یا نہیں؟ وہ وانشور جو اَب ابن صفی کی جاسوسی ادبی تحریروں کو ''مہاکاویہ'' کا درجہ دیتے ہیں، انہی سے دریافت کرلیجیے کہ کرنل فریدی اور عمران کا جو خاندانی پس منظر ابن صفی نے بیان کیا ہے، ''ونود'' اور ''راجیش'' جیسے کردار اس پر کیونکر چسپاں ہوسکتا ہے۔ ابن صفی کے تخلیق کردہ لازوال کرداروں کے تعلق سے یہ اتنی سنگین غلطی ہے جسے نظر انداز نہیں کیا جاسکتا۔ شاید یہی وجہ تھی کہ ہندی کے یہ ناول زیادہ دنوں تک عباس حسینی کا ساتھ نہ دے سکے۔ ایسا لگتا ہے کہ ہندوستان کی سیکولر تہذیب کے فریب میں ابن صفی کے تخلیق کردہ کرداروں کی مذہبی شناخت بدلتے وقت وہ اس بات کو نظر انداز کرگئے کہ ان کرداروں کی تخلیق منفرد تاریخی، تہذیبی اور ثقافتی پس منظر میں کی گئی ہے۔ ماضی میں نکہت پبلی کیشنز کی اس سنگین غلطی کے برعکس ہندی ترجمہ کی صورت میں ہارپر کالنس اور انڈیا ٹوڈے گروپ کی موجودہ پیش کش سے ابن صفی کی فکر و ادبی جہت کی حقیقی نمائندگی ہوتی ہے۔ یہ سلسلہ کامیابی کے ساتھ اگر آخر تک جاری رہا تو ہندی ادب میں پریم چند کے بعد ابن صفی تنہا منفرد مصنف ہیں جن کی ادبی شناخت ہندی دنیا میں مسلّم ہوگی۔ یہ کریڈٹ ابن صفی کے لائق فرزند احمد صفی کو جاتا ہے جو انجینئر اور سائنٹسٹ بھی ہیں، ساتھ ہی ادیب اور افسانہ نگار ہیں۔ ان ہی کی کوششوں سے انگریزی اور ہندی دنیا میں ابن صفی کے شاہکار ناولوں کے پُرکشش ایڈیشن شائع ہورہے ہیں۔

ابن صفی کے اعزاز کا سلسلہ یہیں ختم نہیں ہوتا۔ چنئی (مدراس) کے ایک معروف بین الاقوامی انگریزی ناشر ویسٹ لینڈ اور بلافٹ پبلی کیشنز نے مشترکہ طور پر فریدی-حمید سیریز کے ناولوں کی اشاعت کا بیڑہ اُٹھایا ہے۔ ابتدا میں فتح سیریز کے چار سلسلہ وار شاہکار ناول (زہریلے تیر، پانی کا دھواں، لاش کا قہقہہ، ڈاکٹر ڈریڈ) کے ترجمے 2011 کے وسط میں شائع ہوئے۔ ترتیب کے لحاظ سے یہ ناول ''جاسوسی دنیا'' کے 60، 61، 62، 63 نمبر پر آتے ہیں جو 1957 میں شائع ہوئے۔ فریدی-حمید سیریز کے یہ ناول انگریزی میں The Laughing Corpse, Smokewater, Poisoned Arrow اور Doctor Dread کے نام سے چھاپے گئے ہیں☆۔

ان ناولوں کی اشاعت کا دلچسپ پہلو یہ ہے کہ ان کا ترجمہ ایک ایسے معروف و ممتاز ادیب، ناول نگار، شاعر اور نقاد نے کیا ہے جن کو اردو دنیا پروفیسر شمس الرحمٰن فاروقی کے نام سے جانتی ہے اور جنہوں نے اپنی ادبی حیات میں اردو دنیا کے عظیم مصنف ابن صفی کی ادبی خدمات پر مختصر سے مختصر مضمون بھی تحریر کرنے کی زحمت گوارہ نہیں کی۔ اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ خود فاروقی صاحب ابن صفی کی ادبی خدمات کو شناخت کرنے میں پس وپیش سے کام لیتے رہے ہیں۔ حالانکہ انہوں نے ادنیٰ درجے کے شعری مجموعہ پر بھی دل خوش کن تبصرہ کیا ہے۔ لہٰذا یہ قیاس شاید بے جا نہ ہو کہ ابن صفی کی مجموعی ادبی خدمات بھی انہیں کبھی متاثر نہیں کرسکی۔ لیکن قدرت کا یہ بھی عجیب کرشمہ ہے کہ اس نے اردو دنیا کے ایک نامور نقاد کو ابن صفی کے کم سے کم چار ناول کو حرف بہ حرف بار بار پڑھنے پر مجبور کردیا کہ انگریزی ترجمہ ان ہی کو کرنا تھا اور اس کام میں وہ بلاشبہ کامیاب نظر آتے ہیں۔

پاکستان، ابن صفی کا وطنِ ثانی ہے لیکن ان کا ضلعی اور اصلی تعلق اس ہندوستان سے ہے جہاں انہوں نے اپنی زندگی کے قیمتی اور تلخ وشیریں ایام گزارے۔ بچپن کی خوش گوار یادیں اور دوست و احباب کی صحبتیں یہیں

☆ ان ناولوں کا باضابطہ اجرا نئی دہلی کے انڈیا انٹرنیشنل سنٹر میں 22 اپریل 2011 کو ہوا جس میں پبلشرز کے علاوہ ابن صفی کے بیٹے احمد صفی اور مترجم شمس الرحمٰن فاروقی شریک ہوئے۔ احمد صفی الٰہ آباد کے قصبہ نارہ یعنی اپنے اسلاف کی سرزمین دیکھنے کے شدید خواہش مند تھے لیکن ان کی یہ آرزو انتہائی قریبی چاہنے والوں کے ہوتے ہوئے دل ہی میں گھٹ کر رہ گئی اور وہ مایوس ہوکر ایک دن قبل ہی کراچی لوٹ گئے۔ (ع ا)

نصیب ہوئیں۔ انہوں نے اپنے ادبی کیریئر کا آغاز یہیں سے کیا اور یہی تحفہ وہ اپنے وطنِ ثانی میں لے گئے۔ مگر افسوس کہ ہند و پاک کے مٹھی بھر ادیبوں اور نقادوں نے جن کے قلم کی سیاہی ایوانِ ادب میں فیصلہ کن سمجھی جاتی تھی، ابن صفی کے ادبی مشن اور خدمات پر ہمت افزائی کی ایک سطر بھی لکھنے کی زحمت نہیں کی۔ شاید وہ ابن صفی کی شہرت اور مقبولیت سے حسد میں مبتلا ہو گئے تھے۔ کراچی میں ابن صفی کے ایک چہیتے شاگرد اور معروف ادیب جناب مشتاق احمد قریشی لکھتے ہیں کہ ادب کے اماموں میں سے ایک امام علامہ نیاز فتح پوری نے نگار کے ایک شمارہ میں ابن صفی کو ''اردو کا ناسور'' لکھنے سے بھی گریز نہیں کیا۔ حیدرآباد کے ایک رسالہ کے ایڈیٹر کے نام اپنے ایک حالیہ خط میں مشتاق احمد قریشی مزید لکھتے ہیں:

''...ادب کے سارے ہی جغادریوں کا رویہ ابن صفی صاحب کے ساتھ ایسا ہی تھا، وہ انہیں اپنی کسی صف میں جگہ دینے کو تیار ہی نہیں تھے جبکہ خود ابن صفی صاحب نے تو اپنے ہنر سے، اپنے قلم سے اپنی صفِ اول خود بنائی تھی جس میں ان کی پیروی اور نقل کرنے والوں کی ایک طویل فہرست موجود ہے جبکہ ادب کے کسی اہم اور بڑے سے بڑے مصنف کو بھی یہ اعزاز حاصل نہیں ہو سکا تھا کہ ان کے کرداروں کی، ان کے اندازِ تحریر کی نقل کی گئی ہو...''

(قومی زبان، حیدرآباد۔ اگست، ستمبر 2011، صفحہ 16)

ابن صفی کو خوش قسمتی سے اپنے وطنِ ثانی پاکستان میں اور وہاں کے توسط سے یوروپ و امریکہ کے اردو حلقے میں چاہنے والوں کی معتد بہ تعداد مل گئی تھی۔ اس کے برعکس ہندوستان میں بزدلی، مایوسی اور خوف کی نفسیات سے اسیر ادیبوں، شاعروں، دانشوروں اور نقادوں کی تعداد زیادہ رہی ہے۔ ان میں ابن صفی کی تحریروں سے اردو سیکھنے والے مخلصین بھی شامل ہیں۔ مگر افسوس کہ وہ بھی محض تماشائی بنے رہے۔ اپنی نجی مجلسوں میں وہ ابن صفی کے محاسن ضرور گنواتے رہے لیکن قلم اٹھانے کی شاید انہیں توفیق نصیب نہیں ہوئی۔ چند حضرات نے کوشش بھی کی تو محض ابن صفی کے تعارف کی حد تک۔ ابن صفی کے انتقال (1980) کے چند برسوں بعد تو یہ سلسلہ گویا بند ہی ہو گیا۔ دوسری طرف نکہت پبلی کیشنز الٰہ آباد بھی عباس حسینی کے انتقال کے بعد ویران ہو گیا۔ رفتہ رفتہ اردو زبان بھی گھروں میں اجنبی ہونے لگی۔ اردو میڈیم تعلیمی اداروں سے بھی اردو بے دخل کی جانے لگی۔ ٹیلی ویژن کے عام انقلاب نے رہی سہی کسر بھی پوری کر دی۔ ان حالات میں اردو کے نشاۃ ثانیہ کے لیے ابن صفی کے ناولوں سے زیادہ کوئی چیز مؤثر ثابت نہیں ہو سکتی تھی جس طرح 1952 میں ابن صفی نے فحش لٹریچر کے سیلاب کو روکنے کے لیے جاسوسی ادب کا اجرا کیا تھا۔ 1995 میں جب ماہنامہ اردو بک ریویو کا اجرا ہوا، تو معاً یہی خیال آیا کہ اہل علم و ادب کو ابن صفی کے بارے میں بھولی بسری باتیں یاد دلائی جائیں تاکہ فضا ہموار ہو۔ لہٰذا اس مجلّے میں چند اچھے اور منتخب مضامین کی اشاعت کا اہتمام بھی کیا گیا لیکن ایک دشواری یہ تھی کہ ابن صفی کے ناولوں کا ذخیرہ کہیں دستیاب نہ تھا کہ لوگ استفادہ کر سکیں۔ کچھ لوگ متاثر ہو کر تحقیق بھی کرنا چاہتے تھے۔ نئی نسل کے ادبا، شعرا اور دانشوروں کو ابن صفی کی ادبی خدمات کے بارے میں کچھ بھی اندازہ نہ تھا— ہند و پاک کے درمیان رشتے میں مسلسل کشیدگی کے سبب ابن صفی مرحوم کے ناولوں کے پاکستانی ایڈیشن بھی دستیاب نہ تھے۔ چند دستیاب بھی ہوئے تو اندازہ ہوا کہ ابن صفی کے شایان شان نہیں ہیں۔ ایسی صورت میں یہ فیصلہ کسی نہ کسی کو کرنا تھا کہ ابن صفی کے تمام ناولوں کی منتخب جلدیں (Collected Volumes) شائع ہوں اور ہر جلد میں مصنف کی ادبی خدمات اور عہد حاضر میں ان کے ناولوں کی معنویت کو اجاگر کیا جائے۔ ہمارے نزدیک اہم کام یہ تھا کہ ابن صفی کی لازوال ادبی و علمی خدمات اجاگر کی جائیں۔ ساتھ ہی ادیبوں اور نقادوں کی ناانصافی اور ظلم کے بوجھ سے ابن صفی مرحوم کو آزاد کرایا جائے۔ اردو ادب میں ان کی گرانقدر ادبی خدمات اور مقام کو متعین کیا جائے۔ چنانچہ اس بڑے کام کے لیے قرعہ فال خاکسار کے نام کھلا اور اللہ کے نام سے اس کام کا باضابطہ آغاز کر دیا گیا۔ کئی برسوں سے کام جاری تھا لیکن طباعت کی صورت نظر نہیں آ رہی تھی کیونکہ تمام ناولوں کی اشاعت ہم جیسے خواب دیکھنے والے صحافی کے بس میں نہ تھی۔ دریں اثنا اللہ تعالیٰ نے اس کی صورت بھی پیدا فرما دی۔ چونکہ ہمارے پیش نظر ابن صفی کے ناولوں کی اشاعت سے کاروبار مقصود نہیں رہا ہے لہٰذا فرید بک ڈپو کی طرف سے اشاعت کی پیش کش کو غنیمت سمجھتے ہوئے حامی بھر لی گئی۔ ہمارا اصل ہدف تو ابن صفی کی خدمات کو گھر گھر پہنچانا رہا ہے نہ کہ انٹرنیٹ پر بیٹھ کر چیٹنگ اور چہل قدمی مقصود تھا۔ اسی دوران میں مرتب و مدیر کے ابن صفی کی حیات و خدمات پر ملک کے متعدد اخبارات و رسائل میں کئی وقیع مضامین بھی شائع ہوئے۔ چند نئے دانشوروں اور اساتذہ نے بھی ابن صفی پر قلم اُٹھانے کی کوشش کی۔ دہلی اردو اکادمی کی جانب سے پہلی مرتبہ پاپولر لٹریچر کے حوالے سے 2007 میں ایک سیمینار منعقد کیا گیا۔ اس سیمینار میں ابن صفی کی ادبی خدمات پر سب سے اچھا مقالہ جامعہ ملیہ اسلامیہ کے ڈاکٹر خالد جاوید نے پڑھا۔ اس کے برعکس ایک ادیب و دانشور نے جاسوسی ناول نگاری کے حوالے سے اپنے مقالہ میں ابن صفی کے ناولوں کے بیشتر نام غلط لکھے لیکن صدائے احتجاج بلند نہیں ہوا۔ افسوس کہ یہ مقالہ من و عن دو فاضل مرتبین کی ادارت میں کتابی صورت میں اردو اکادمی، دہلی سے شائع بھی ہو گیا۔ فی الوقت صورت حال یہ ہے کہ ''جاسوسی ادب'' کے نام سے ابن صفی کی شاہکار تحریروں پر مشتمل 49 جلدیں تنقیدی مضامین کے ساتھ منظر عام پر آ چکی ہیں۔ ملک کے طول و عرض میں 50 برسوں کے بعد پہلی بار ابن صفی کو پڑھنے کا جوش و جذبہ ہر طبقے میں پایا جا رہا ہے۔ شاید یہی وجہ ہے کہ زمینی سطح پر ایک بار پھر اردو کی جڑیں مستحکم ہونے کی طرف گامزن ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا شکر و احسان ہے کہ یہ کام جاری ہے اور برکات و ثمرات کے ظہور بھی ہونے لگے ہیں۔

☆☆☆

Contact:
URDU BOOK REVIEW
1739/3 (Basement), New Kohinoor Hotel,
Pataudi House, Darya Ganj
NEW DELHI - 110002 Tel: 011-23266347
Cell: 09953630788
Email: urdubookreview@gmail.com